4925CH22

تضمین

تضمین لفظ ضمن سے بنا ہے۔جس کے معنی ہیں کسی چیز کی تہہ میں رکھنا۔ اصطلاحی معنی میں اپنے یا کسی اور شاعر کے کلام پر مضمون کی مطابقت اور ردیف وقوافی کی پابندی کے ساتھ مزید مصرعوں یا بندوں کے اضافے کو تضمین کہتے ہیں۔اس کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ کسی مشہور شعر کو اپنی نظم کے آخر میں استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی کسی مصرعے پر پیش مصرعہ لگا دیتے ہیں۔ اس کی تیسری شکل یہ ہوتی ہے کہ کسی شعر کے پہلے مصرعے پر ردیف و قوافی کی پابندی کے ساتھ تین مصرعے اور لگا دیے جاتے ہیں۔

مومنؔ نے شیفتہؔ کے مقطعے کی تضمین یوں کی ہے :

مومنؔ کو دیکھ چشم میں آیا لہو اتر
یہ حال تھا کہ مضطر و حیراں تھے چارہ گر
کہتا تھا اک رفیق کو برباد دیکھ کر
”ایسی ہی بے قراری رہی متّصل اگر
اے شیفتہ، ہم آج نہیں بچتے شب تلک“

تضمین کیے ہوئے شعر یا مصرعہ کو واوین میں لکھا جاتا ہے۔غالب کہتے ہیں :

غالبؔ اپنا بھی عقیدہ ہے بقولِ ناسخؔ
”آپ بے بہرہ ہے جو معتقدِ میرؔ نہیں“

واوین میں لکھا ہوا مصرعہ ناسخؔ کا ہے جس کی تضمین غالب نے کی ہے اور اُن کے مصرعے پر پیش مصرعہ لگایا ہے۔

اردو کے بڑے شاعروں میں فارسی اور عربی شعر یا مصرعے پر بھی تضمین کی مثالیں بکثرت ہیں۔کسی شاعر کی پوری غزل کے اشعار پر بھی تضمین کی مثالیں ملتی ہیں۔ جیسے سودا کی تضمین ’تضمین بر غزل میرؔ‘۔